69816-کیا مسافر گھر سے نکلنے سے قبل نماز قصر اور کھانا کھالے ؟

سوال

اگر میں سو میل یا اس سے زیادہ مسافت کی فلائٹ سے سفر کروں تو سفر سے قبل اور سفر کے بعد کتنی رکعت ادا کرونگا ؟
میرے خیال میں فلائٹ سے قبل اور بعد دو رکعت ادا کرنی ہیں، کیا ایسا ہی نہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

سنت نبویہ میں سفر کی مسافت کی تحدید نہیں ہے، علماء کرام اس کی تحدید میں بہت زیادہ اختلاف کا شکار ہیں.

اور صحیح یہ ہے کہ اس میں ہر علاقے اور ملک کے عرف سے رجوع کیا جائیگا، جسے لوگ سفر سمجھتے ہوں وہ سفر ہوگا جس میں روزہ بھی افطار کیا جا سکتا ہے، اور نماز بھی قصر ہوگی.

محققین کی جماعت نے یہی قول اختیار کیا ہے، ان میں ابن قدامہ مقدسی اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ شامل ہیں، اس کے متعلق آپ سوال نمبر (10993) اور (38079) کے جواب کا مطالعہ کریں.

دوم :

مسافر اس وقت تک سفر کی رخصت پر عمل نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے شہر کی آبادی سے نکل نہ جائے، اور جب تک وہ سفر کی حالت میں رہے گا وہ سفر کی رخصتوں پر عمل کرتا رہے گا حتی کہ سفر سے واپس اپنے علاقے میں لوٹ آئے.

چنانچہ اس کے لیے اپنے شہر اور بستی کی آبادی سے نکلنے سے قبل نماز قصر کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کے لیے حلال ہے کہ وہ اپنے گھر میں یا شہر میں ہی ہو اور نماز قصر کرنا شروع کر دے.

اور روزہ افطار کرنے میں علماء کرام کا اختلاف ہے، بعض علماء کہتے ہیں کہ جب سفر کا یقینی اور پختہ عزم کر لے اور اپنی سواری تیار کر لے تو اس کے لیے روزہ افطار کرنا جائز ہے، لیکن جمہور علماء کرام منع کرتے ہیں، ان کے ہاں روزہ افطار کرنا اس وقت جائز ہوگا جب اس کے لیے نماز قصر کرنا جائز ہوگی، یعنی آبادی سے نکلنے کے بعد، یہی قول احوط اور قوی ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"کیا جب سفر کا عزم ہو اور سفر کے لیے کوچ کرے تو کیا بستی سے نکلنا شرط ہے، اور کوچ کرنے کے بعد روزہ افطار کر سکتا ہے ؟

جواب :

اس میں بھی سلف رحمہ اللہ کے دو قول ہیں :

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب وہ سفر کی تیار مکمل کرلے اور سرف سواری پر سوار ہونا باقی ہو تو اس کے لیے روزہ افطار کرنا جائز ہے، ان کہنا ہے کہ انس رضی اللہ تعالی عنہ ایسا ہی کیا کرتے تھے.

اور جب آپ درج ذیل آیت پر غور کریں گے تو آپ یہ صحیح نہیں پائیں گے، کیونکہ وہ ابھی تک تو سفر پر ہے ہی نہیں، بلکہ وہ ابھی تو مقیم اور حاضر ہے.

.{اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے}.

اس بنا پر اس کے لیے بستی کی آبادی اور گھروں سے باہر نکل کر روزہ افطار کرنا جائز ہوگا...

لیکن نکلنے سے قبل نہیں؛ کیونکہ سفر شروع نہیں ہوا.

چنانچہ صحیح یہ ہے کہ وہ بستی سے باہر نکلنے سے قبل روزہ افطار نہیں کرے گا، اسی لیے اس کے لیے شہر سے نکلنے سے قبل نماز قصر کرنا جائز نہیں تو اسی طرح شہر سے نکلنے سے قبل روزہ افطار کرنا بھی جائز نہیں ہوگا. انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (346/6).

اس بنا پر سفر کا عزم کرنے والے شخص کے لیے اپنے گھر میں نماز قصر کرنا جائز نہیں، کیونکہ قصر سفر کے احکام اور اس کی رخصت میں سے ہے، اور وہ ابھی اپنے گھر میں ہے نہ کہ مسافر، جمہور علماء کا قول یہی ہے.

اس مسئلہ میں شاذ اقوال بھی ہیں مثلا: اپنے گھر میں نماز قصر کرسکتا ہے، اور جب وہ دن کے وقت سفر کرے تو رات سے قبل نماز قصر نہیں کرسکتا اور تیسرا قول یہ ہے کہ اپنے گھر کی چار دیواری کراس کرلے تو نماز قصر کرنا جائز ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"ہمارا مذہب یہ ہے کہ جب وہ شہر کی آبادی سے نکل جائے تو نماز قصر کرسکتا ہے، اور آبادی سے نکلنے سے قبل قصر نہیں کرسکتا، چاہے وہ اپنے گھر سے نکل چکا ہو، امام مالک ابو حنیفہ احمد اور جمہور علماء کا قول یہی ہے.

اور ابن منذر نے حارث بن ابی ربیعہ سے بیان کیا ہے کہ جب وہ سفر کا ارادہ کرتے تو انہیں اپنے گھر میں دو رکعت پڑھاتے، اور ان میں اسود بن یزید اور کئی ایک ابن مسعود کے ساتھی شامل ہیں وہ کہتے ہیں:

اور ہم نے اس معنی میں ہی عطاء وسلیمان بن موسی سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں: مجاہد کا کہنا ہے: دن کے وقت سفر کرنے والا رات سے قبل نماز قصر نہیں کرسکتا.

ابن منذر کہتے ہیں: ہمیں نہیں معلوم کے اس کی کسی نے موافقت کی ہو، اور قاضی ابو طیب وغیرہ نے مجاہد سے بیان کیا ہے کہ ان کا قول ہے: اگر دن میں سفر کے لیے نکلے تو رات ہونے سے قبل نماز قصر نہ کرے، اور اگر رات کو نکلے تو دن ہونے سے قبل قصر نہ کرے.

اور عطاء کا قول ہے: جب وہ اپنے گھر کی چار دیواری سے باہر آجائے تو قصر کرسکتا ہے.

چنانچہ یہ دونوں مذہب صحیح نہیں بلکہ فاسد ہیں، مجاہد کا مذہب صحیح احادیث کی وجہ سے متروک ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے نکلے تو انہوں نے ذوالحلیفہ میں نماز قصر کی، اور عطاء اور اس کے موافقین کا مذہب سفر کے اسم کی بنا پر متروک ہے" انتہی

دیکھیں : المجموع (228/4).

اگر مسافر کے لیے دوران سفر راستے میں دوسری نماز ادا کرنے میں مشقت ہو تو سفر سے قبل دونوں نمازیں جمع کرنا جائز ہے، لیکن قصر نہیں کر سکتا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"جب آپ اپنے وطن واپس آنے کا عزم رکھتے ہیں تو صحیح قول کے مطابق قصر یا اقامت کے لیے کوئی مدت معین نہیں، لیکن اگر آپ مطلق اقامت کی نیت کریں تو آپ کے حق میں سفر کا حکم ختم ہو گیا ہے.

اور سفر کے احکام اس وقت شروع ہوتے ہیں جب مسافر اپنا علاقہ اور وطن چھوڑ دے اور شہر یا بستی کی آبادی سے باہر نکل جائے، اور آپ کے لیے شہر سے نکلنے سے قبل نمازیں جمع کرنا حلال نہیں، لیکن اگر آپ کو خدشہ ہو کہ دوران سفر دوسری نماز ادا نہیں کر سکتے تو پھر جمع کر لیں" انتہی

مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (346/15).

شیخ محمد صالح الفوزان کہتے ہیں :

"جب آپ نے ابھی سفر شروع نہ کیا ہو اور ظہر کی نماز کا وقت ہو جائے تو آپ کے لیے ظہر کی نماز پوری ادا کرنی واجب ہوگی قصر نہیں کر سکتے.

اور عصر کی نماز کے متعلق گزارش ہے کہ اگر تو آپ کا سفر عصر کے وقت ختم ہو جائے تو آپ منزل مقصود پر پہنچ کر نماز عصر وقت میں اور پوری ادا کرینگے.

لیکن اگر ظہر سے مغرب کے بعد تک سفر جاری رہے اور دوران سفر ہی عصر کا وقت نکل جائے اور آپ کے لیے گاڑی سے اترنا ممکن نہ ہو جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے کہ ڈرائیور گاڑی کھڑی کرنے پر نہیں مانا تو اس حالت میں نمازیں جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ یہ عذر کی حالت ہے جو جمع کو مباح کرتی ہے، لیکن نماز پوری ادا کرنا ہوگی.

جب آپ اپنے گھر میں عصر اور ظہر کی نماز جمع تقدیم کر کے ادا کریں اور اس کے بعد سفر کرنے کا ارادہ ہو تو آپ ظہر اور عصر چار چار رکعت ادا کرینگے، جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ اس حالت میں جمع کرنی مباح ہے، لیکن قصر نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کا وقت شروع نہیں ہوا؛ اس لیے کہ قصر اس وقت ہو سکتی ہے جب مسافر اپنے شہر کی آبادی سے باہر نکل جائے" انتہی

دیکھیں : المنتقی من فتاوی الشیخ الفوزان (62/3).

اور شیخ حفظہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے :

"سفر کے احکام شہر سے باہر نکلنے کے بعد شروع ہوتے ہیں، جب انسان اپنے رہائشی شہر سے باہر نکل جائے، یعنی وہ شہر کی آبادی کو پیچھے چھوڑ دے تو اس کے حق میں سفر کے احکام شروع ہو جائیں گے؛ اور وہ نماز قصر اور رمضان میں روزہ افطار کر سکتا ہے، لیکن جو ابھی آبادی میں ہو اس کے حق میں سفر کے احکام شروع نہیں ہونگے.

اور اگر ابھی وہ آبادی میں ہی ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ حاضرین اور مقیم حضرات کی طرح نماز بر وقت اور پوری ادا کرے گا؛ کیونکہ اس کے حق میں ابھی سفر شروع ہی نہیں ہوا، اگرچہ وہ ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں سے ہوتا ہوا سفر پر نکلے، کیونکہ یہ مسافر شمار نہیں ہوگا حتی کہ جب تک وہ شہر کی ساری آبادی سے نکل نہیں جاتا" انتہی

دیکھیں : المنتقى من فتاوى الشيخ الفوزان (3/62-63).

واللہ اعلم.